معز امجد
ترجمہ و تدوین: شاہد رضا

تعظیم خداوندی کے تقاضے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ إِجْلَالِ اللّٰہِ إِکْرَامَ ذِی الشَّیْبَۃِ الْمُسْلِمِ وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَیْرِ الْغَالِی فِیْہِ وَالْجَافِی عَنْہُ وَإِکْرَامَ ذِی السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ.

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

روایت کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک، بوڑھے مسلمان، حافظ قرآن ـــــ جو نہ اس میں غلو کرنے والا ہو اور نہ اس کی نافرمانی کرنے والا ہو ـــــ اور منصف حکمران کی تعظیم کرنا، سب اللہ تعالیٰ کی تعظیم میں سے ہیں۔

وضاحت

یہ روایت ابوداؤد، رقم ۴۸۴۳ میں روایت کی گئی ہے۔ بعض اختلافات کے ساتھ یہ بیہقی، رقم ۱۶۴۳۵؛ ابن ابی شیبہ، رقم ۲۱۹۲۲، ۳۲۵۶۱ میں بھی روایت کی گئی ہے۔ تاہم دور حاضر کے مشہور اور قابل احترام عالم حدیث علامہ ناصر الدین البانی نے ثقاہت کے اعتبار سے اس روایت کو صحیح سے کم درجے کی روایت قرار دیا ہے۔ اپنی متعدد کتابوں میں انھوں نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے۔[1]

---

[1] مزید تفصیلات کے لیے ملاحظہ کیجیے: صحیح الجامع الصغیر ۱/۴۳۸، رقم ۲۱۸۹؛ صحیح ابوداؤد ۳/۱۸۹، رقم ۴۸۴۳؛ مشکوٰۃ المصابیح

خلاصۂ بحث

اس روایت کی سند کے بارے میں علامہ ناصر الدین البانی کی رائے کے مطابق، ہم احتیاطاً اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اصل قول قرار نہیں دے سکتے[۲]۔

---

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

۳۸۸/۳، رقم ۴۹۷۲؛ صحیح الترغیب والترہیب ۱۵۱/۱، رقم ۹۸ اور صحیح الادب المفرد ۱۰۴، رقم ۲۷۴۔

۲۔ یہ صاحب تحریر کی اپنی ذاتی رائے ہے جو کہ درست نہیں ہے، کیونکہ علامہ البانی کے حسن کہنے سے بھی محدثین کے نزدیک یہ، بہر حال، قابل حجت رہتی ہے۔ حدیث حسن کے بارے میں محدثین کا نقطۂ نظر یہ ہے:

”هو كالصحيح فى الإحتجاج به، وإن كان دونه فى القوة، لذالك إحتج به جميع الفقهاء و عملوا به، وعلى الإحتجاج به معظم المحدثين والأصوليين، إلا من شذ من المتشددين.“ (تیسیر مصطلح الحدیث، محمود الطحان ۴۵)

”حدیث حسن قابل حجت ہونے میں حدیث صحیح ہی کی طرح ہے، اگرچہ وہ اس سے قوت میں کم ہے، کیونکہ تمام فقہا نے اسے قابل حجت مانا ہے اور اس پر عمل کیا ہے، اور سوائے بعض شاذ متشددین کے کبار محدثین اور اصولیین نے بھی اسے قابل حجت مانا ہے۔“ (مدون)